Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

از عدالتِ عظمیٰ

سبود کمار گپتا

بنام

شری کانت گپتا و دیگران

تاریخ فیصلہ: 19 اگست، 1993

[اے۔ ایم۔ احمدی اور این۔ وینکٹچالا، جسٹس صاحبان۔]

مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908 - دفعہ 20(c) - شراکت داری کو ختم کرنے کا مقدمہ - جب پورا تنازعہ مندسور میں پیش آئے واقعہ سے متعلق ہو، شراکت داری کے تحلیل کا معاہدہ بھلائی میں انجام دیا گیا ہو، اور صرف یہ غیر مصدقہ الزام ہو کہ چنڈی گڑھ میں ایک شاخی دفتر موجود تھا جہاں مدعی مقیم تھا- قرار پایا کہ ہوا، چنڈی گڑھ عدالت کا علاقائی اختیارِ سماعت نہیں ہوگا۔

درخواست گزار، اس کے والد، بھائی اور ایک اور شخص فرم کے منافع اور نقصانات میں 20 فیصد حصص کے ساتھ شراکت دار تھے۔ شراکت داری اپنی مرضی کے مطابق تھی۔ رجسٹرڈ مرکزی دفتر بمبئی میں تھا۔ اس کی فیکٹری مندسور میں تھی، جہاں درخواست گزار اپنے والد اور بھائیوں کے ساتھ رہتا تھا۔ درخواست گزار 1974 میں چنڈی گڑھ منتقل ہو گیا اور ان کے مطابق برانچ آفس چنڈی گڑھ میں تھا جیسا کہ فرم کے اسٹیشنری سے ظاہر ہوتا ہے۔ ان کے والد 1980 میں راجنند گاؤں چلے گئے۔ فرم کے انتظام اور کھاتوں کے بارے میں تنازعات پیدا ہوئے۔ نتیجتاً 1992 میں بھیلائی میں شراکت داری فرم کو تحلیل کرنے اور اثاثوں کی تقسیم کے لیے ایک معاہدہ اس شرط کے ساتھ کیا گیا کہ کھاتوں کا تصفیہ ایک ماہ کے اندر کیا جائے۔

درخواست گزار نے دعوی کیا کہ معاہدہ کالعدم اور ناقابل عمل تھا کیونکہ مادی حقائق کو دبا دیا گیا تھا، فرم کے کچھ اثاثوں کو معاہدے میں شامل نہیں کیا گیا تھا اور ایک ماہ کی مدت گزر چکی تھی۔

مدعاعلیہ 1 نے ابتدائیہ دلیل پیش کی کہ چنڈی گڑھ عدالت کا کوئی دائرہ اختیار نہیں ہے۔

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ٹرائل جج نے فیصلہ دیا کہ بنائے نالش کا ایک حصہ چندی گڑھ عدالت کی علاقائی حدود میں پیدا ہوا ہے۔ اپیل پر، ایک فاضل سنگل جج نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ صرف یہ الزام کہ کمپنی کا چندی گڑھ میں برانچ آفس ہے، چندی گڑھ عدالت کو دائرہ اختیار کے ساتھ سرمایہ کاری نہیں کر سکتا۔

اپیل کو مسترد کرتے ہوئے، یہ عدالت

قرار دیا گیا کہ: 1. جیسا کہ عرضی دعوی میں بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ بنائے نالش کا کوئی حصہ چندی گڑھ عدالت کے علاقائی اختیارِ سماعت میں پیدا نہیں ہوا۔ پورا تنازعہ مندسور میں جو ہوا اس سے متعلق ہے۔ تنازعہ کو حل کرنے اور شراکت داری کو ختم کرنے کا معاہدہ 1992 میں چندی گڑھ عدالت کے علاقائی اختیارِ سماعت سے باہر بھیلائی میں عمل میں لایا گیا۔ جب تک اس معاہدے کو کالعدم قرار نہیں دیا جاتا تب تک چندی گڑھ عدالت کا شراکت داری کو ختم کرنے اور کھاتوں کی حوالگی کے لیے دعویٰ دائر کرنے کا کوئی سوال ہی نہیں ہے۔

یہ کہنا کافی نہیں ہے کہ معاہدہ ایک کالعدم دستاویز ہے۔ درخواست گزار- مدعی کے اسے نظر انداز کرنے سے پہلے ایک مجاز عدالت کو اسے کالعدم قرار دینا پڑتا ہے۔

مدعاعلیہان میں سے کوئی بھی چنڈی گڑھ میں نہیں رہ رہا تھا اور نہ ہی چنڈی گڑھ میں کوئی کاروبار کر رہا تھا۔

2. محض گنجا الزام کہ اس کا چندی گڑھ میں فرم کا برانچ آفس تھا، اس وقت تک دائرہ اختیار فراہم نہیں کرے گا جب تک کہ یہ ظاہر نہ ہو کہ بنائے نالش ایک حصہ اس عدالت کے علاقائی اختیارِ سماعت میں پیدا ہوا ہے۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: خصوصی اجازت کی درخواست (دیوانی) نمبر 10301، سال 1993۔

سی آر نمبر 1483/93 میں پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے 8.7.93 کے فیصلے اور حکم سے۔

درخواست گزار کی طرف سے کے وینو گوپال، ایس کے گمبھیر اور وویک گمبھیر۔

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

جواب دہندگان کے لیے شانتی بھوشن، اشوک ایچ دیسائی، ایم ایل بچاوت، ایس کے جین، اے پی دھمیجا، ایس اتریہ اور اے کے سریواستو۔

عدالت کا فیصلہ احمدی، جسٹس نے سنایا۔

درخواست گزار اصل مدعی ہے۔ انہوں نے میسرز راجارام اور برادران کے نام اور انداز میں کاروبار کرنے والی فرم کو تحلیل کرنے کے لیے فاضل سینئر جج، چندی گڑھ کی عدالت میں دعویٰ دائر کیا جس میں انہوں نے اپنے والد، بھائیوں اور ایک کے کے جندل کے ساتھ شراکت دار ہونے کا دعوی کیا تھا۔ ہر شراکت دار کا فرم کے منافع اور نقصان میں 20 فیصد حصہ تھا اور شراکت داری اپنی مرضی سے ایک تھی۔ فرم کا مرکزی دفتر بمبئی میں واقع تھا جہاں یہ رجسٹرار آف فرمز کے ساتھ رجسٹرڈ تھا۔ اس کی فیکٹری مندسور میں واقع تھی جہاں والد راجارام گپتا اپنے بیٹوں کے ساتھ رہتے تھے اور شراکت داری کے کاروبار میں حصہ لیتے تھے۔ مدعی بھی 1974 تک مندسور میں مقیم تھا جب وہ چندی گڑھ منتقل ہوا۔ چندی گڑھ منتقل ہونے کے بعد، انہوں نے فرم کے کاروبار کے سلسلے میں مندسور کا دورہ کیا۔ اس کا معاملہ یہ ہے کہ چندی گڑھ منتقل ہونے کے بعد وہ مندسور میں جاری کاروبار کے کھاتوں کے بیانات طلب کرتا اور وصول کرتا تھا اور اسے چندی گڑھ میں فرم کے آرڈر بھی موصول ہوئے اور بک کیے گئے جسے اس نے عمل درآمد کے لیے مندسور کو بھیج دیا۔ ان کے مطابق، فرم کا برانچ آفس چندی گڑھ میں تھا جیسا کہ فرم کے اسٹیشنری سے ظاہر ہوتا ہے۔ ان کے مطابق، ان کے والد 1980 میں کسی وقت مندسور سے راجنند گاؤں منتقل ہو گئے اور اس کے بعد ان کے بھائی شری کانت گپتا اور سوریا کانت گپتا مندسور میں کاروبار کے عملی طور پر انچارج تھے۔ شراکت داری کے کاروبار کے انتظام کے حوالے سے کچھ تنازعات پیدا ہوئے اور اس کے نتیجے میں مندسور میں شری کانت گپتا اور سوریا کانت گپتا کے کھاتوں کی درستگی مشتبہ ہو گئی۔ مدعی نے مزید دعوی کیا کہ اس نے اپنے نمائندے کو کھاتوں کی جانچ پڑتال کے لیے مندسور بھیجا تھا لیکن اس کے دو بھائیوں نے اسے ایسا کرنے کی اجازت نہیں دی۔ وہ ذاتی طور پر مندسور بھی گیا اور عرضی دعوی میں بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس کے بھائی تعاون نہیں کر رہے تھے اور درحقیقت مندسور میں ہونے والے کچھ واقعات کے حوالے سے کچھ مجرمانہ شکایات درج کی گئیں جو اس کے وہاں ہونے کے دوران پیش آئیں۔ آخر میں والد راجارام گپتا مندسور گئے اور بعد میں 26 نومبر 1992 کو بھیلائی میں ایک اجلاس ہوئی۔ مذکورہ اجلاس میں شراکت داری فرم کو تحلیل کرنے اور اس کے اثاثوں کو شراکت داروں میں تقسیم کرنے

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کے لیے ایک معاہدہ طے پایا۔ معاہدے میں یہ ذکر کیا گیا تھا کہ یہ ایک ماہ کے لیے یقینی بنائے گا جس کا مطلب ہے کہ اس وقت کے اندر شراکت داری کے کھاتوں کا تصفیہ ہو جائے گا۔ مدعی اب دعوی کرتا ہے کہ مذکورہ معاہدہ کالعدم ہے کیونکہ اس کے دو بھائیوں نے مادی حقائق کو دبا دیا تھا اور کسی بھی صورت میں اکاؤنٹس کو ایک ماہ کی مدت میں طے نہیں کیا گیا تھا۔ وہ یہ بھی دعوی کرتا ہے کہ فرم کی ملکیت والے کچھ اثاثے معاہدے میں شامل نہیں تھے اور اس نے معاہدے کو کالعدم اور قانون میں ناقابل عمل بھی بنا دیا۔ اس لیے انہوں نے دعوی کیا کہ معاہدے کو نظر انداز کیا جانا چاہیے اور فرم کو تحلیل کرنے اور اکاؤنٹس کو کمشنر کی تعیناتی کے ذریعے طے کرنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کچھ دیگر اتفاقی راحتوں کا بھی دعوی کیا۔

پہلے دعویٰ علیہ شری کانت گپتا نے پیشی کی اور ابتدائیہ دلیل پیش کی کہ عرضی دعوی میں بیان پر چندی گڑھ کی عدالت کو مقدمے کی سماعت اور فیصلہ کرنے کا کوئی دائرہ اختیار نہیں ہے۔ انہوں نے دعوی کیا کہ عرضی دعوی میں بیان سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ فرم کا مرکزی دفتر بمبئی میں واقع تھا، کہ مدعاعلیہان میں سے کوئی بھی چندی گڑھ عدالت کے علاقائی اختیارِ سماعت میں نہیں رہ رہا تھا یا کاروبار نہیں کر رہا تھا اور اس میں بنائے نالش کا کوئی حصہ نمبر سامنے نہیں آیا تھا۔ فاضل ٹرائل جج نے درخواست کو یہ کہتے ہوئے مسترد کر دیا کہ بنائے نالش کا ایک حصہ چندی گڑھ عدالت کی علاقائی حدود میں پیدا ہوا ہے۔ تاہم، نظر ثانی پر، عدالت عالیہ کے ایک فاضل سنگل جج نے عرضی دعوی میں بیان کردہ باتوں کا احتیاط سے تجزیہ کرنے کے بعد اس نتیجے پر پہنچے کہ محض اس الزام پر کہ کمپنی کا چندی گڑھ میں برانچ آفس ہے، چندی گڑھ کی عدالت کو دائرہ اختیار کے ساتھ نہیں لگایا جا سکتا کیونکہ بنائے نالش کوئی حصہ اس کے دائرہ اختیار میں نہیں آیا تھا۔ عدالت عالیہ میں فاضل جج مشاہدہ کرتا ہے:

> "مدعی کی طرف سے لگائے گئے اس الزام کے حوالے سے کہ چندی گڑھ میں پہلا برانچ آفس ہے، یہ کہنا کافی ہے کہ عرضی دعوی میں لگائے گئے گنجے الزام کے علاوہ، ریکارڈ پر ایسا کچھ نہیں ہے جو یہ ثابت کرے کہ کمپنی کا چندی گڑھ میں کوئی باقاعدہ برانچ آفس ہے۔ مزید برآں، یہ حقیقت کہ چندی گڑھ میں فرم کا برانچ آفس بھی چندی گڑھ کی عدالت کو دائرہ اختیار دینے کے لیے کافی نہیں ہے جب تک کہ یہ ثابت نہ ہو جائے کہ بنائے نالش، جس کی بنیاد پر راحت کا دعوی کیا جا رہا ہے، اس عدالت کے علاقائی اختیارِ سماعت میں پیدا ہوا ہے۔ موجودہ معاملے میں،

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

دیگر شکلوں کے علاوہ، فرم کی فیکٹری کے ساتھ ساتھ فرم کے اثاثے بھی چندی گڑھ میں عدالت کے علاقائی اختیارِ سماعت سے باہر واقع ہیں۔ مقدمے میں جو دعویٰ مانگی گئی ہے وہ فرم کو تحلیل کرنااور ایک ایسی فرم کے کھاتوں کی حوالگی ہے جس کی فیکٹری مندسور میں اور مرکزی دفتر بمبئی میں ہے۔ معاملے کے اس تناظر میں، میرا خیال ہے کہ چندی گڑھ کی دعویٰ کو مقدمے کی سماعت کا کوئی دائرہ اختیار نہیں ہے۔"

استدلال کی اس لائن پر، عدالت عالیہ میں فاضل جج نے ٹرائل کورٹ کے حکم کو کالعدم قرار دیا اور ہدایت کی کہ عرضی دعوی کو مجاز عدالت میں پیش کرنے کے لیے واپس کیا جائے۔ یہ فاضل واحد جج کا یہ حکم ہے جس پر ہمارے سامنے حملہ کیا جاتا ہے۔

مجموعہ ضابطہ دیوانی کے دفعات 15 سے 20 اس جگہ کی نشاندہی کرتے ہیں جہاں دعویٰ دائر کیا جاسکتا ہے۔ دعویٰ 15 میں کہا گیا ہے کہ ہر مقدمہ سب سے نچلے درجے کی عدالت میں دائر کیا جائے گا جو اس پر مقدمہ چلانے کے قابل ہو۔ اس کے بعد دعویٰ 16 ایل یہ بتاتا ہے کہ مقدمہ اس جگہ پر دائر کیا جائے گا جہاں موضوع واقع ہے۔ اس کے بعد دفعہ 20 آتا ہے جو ہمارے مقاصد کے لیے متعلقہ ہے۔ اس کا متن حسب ذیل ہے:

"20. جہاں مدعاعلیہان رہتے ہیں یا بنائے نالش پیدا ہوتا ہے وہاں قائم کیے جانے والے دیگر مقدمے۔ مذکورہ بالا حدود کے تابع، ہر دعویٰ کسی ایسی عدالت میں قائم کیا جائے گا جس کے دائرہ اختیار کی مقامی حدود میں۔

(a) مدعاعلیہ، یا مدعاعلیہان میں سے ہر ایک جہاں ایک سے زائد ہیں، دعویٰ شروع ہونے کے وقت، حقیقت میں اور رضاکارانہ طور پر رہتا ہے، یا کاروبار کرتا ہے، یا ذاتی طور پر فائدے کے لیے کام کرتا ہے۔ یا

(b) مدعاعلیہان میں سے کوئی بھی، جہاں دعویٰ شروع ہونے کے وقت ایک سے زائد ہیں، حقیقت میں اور رضاکارانہ طور پر رہتا ہے، یا کاروبار کرتا ہے، یا ذاتی طور پر فائدے کے لیے کام کرتا ہے، بشرطیکہ ایسی صورت میں یا تو عدالت کی اجازت دی جائے، یا مدعاعلیہان جو رہائش نہیں رکھتے، یا

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کاروبار نہیں کرتے، یا ذاتی طور پر فائدے کے لیے کام کرتے ہیں، جیسا کہ اوپر کہا گیا ہے، ایسے ادارے میں راضی ہو جائیں۔ یا

(c) عمل بنائے نالش، مکمل یا جزوی طور پر، پیدا ہوتی ہے۔

وضاحت: کسی کارپوریشن کے بارے میں یہ سمجھا جائے گا کہ وہ ہندوستان میں اپنے واحد یا پرنسپل دفتر میں کاروبار کرتی ہے یا ایسی جگہ پر جہاں اس کا ماتحت دفتر بھی ہے، کسی بھی جگہ پر پیدا ہونے والی بنائے نالش سلسلے میں۔

اس طرح یہ دیکھا جائے گا کہ شق (a) اور (b) اس معاملے کے حقائق سے متاثر نہیں ہیں۔ دعویٰ شروع ہونے کے وقت مدعا علیہان میں سے کوئی بھی اصل میں اور رضاکارانہ طور پر چندی گڑھ عدالت کے علاقائی اختیارِ سماعت میں رہنے یا کاروبار کرنے یا ذاتی طور پر فائدے کے لیے کام نہیں کرتا تھا۔ شق (b) صرف اس صورت میں لاگو ہو سکتی ہے جب مدعا علیہان میں سے کم از کم ایک نے اصل میں اور رضاکارانہ طور پر رہائش اختیار کی ہو یا کاروبار کیا ہو یا ذاتی طور پر منافع کے لیے کام کیا ہو جبکہ دوسرے نے نہیں کیا ہو۔ لیکن یہاں ایسا نہیں ہے۔ لہذا، کیس کو شق (c) کے تحت چلایا جانا چاہیے جس کے تحت یہ ضروری ہے کہ بنائے نالش کا پورا یا کچھ حصہ چندی گڑھ عدالت کی علاقائی حدود میں پیدا ہوا ہو۔ اب جیسا کہ دعویٰ میں کیے گئے بیانات سے ظاہر ہے، سببِ دعویٰ کا کوئی بھی حصہ چنڈی گڑھ کی عدالت کے علاقائی دائرہ اختیار میں پیدا نہیں ہوا۔ عرضی دعوی کی طرف سے ان کے ظاہری قیمت پر کیے گئے دعووں پر مقدمہ یہ ہے کہ اس کے والد کے مندسور چھوڑنے کے بعد اس کے دو بھائیوں نے ہاتھ ملایا، کھاتوں میں ہیرا پھیری کی اور شراکت داری فرم سے تعلق رکھنے والے فنڈز کو چھین لیا۔ پورا تنازعہ مندسور میں جو ہوا اس سے متعلق ہے۔ دوسرا، یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ مدعی کے مطابق اس کے والد کے مندسور واپس آنے کے بعد بھی تنازعہ کے بندوبست کی کچھ باتیں ہوئیں اور اس کے نتیجے میں 26 نومبر 1992 کو بھیلائی میں ایک معاہدہ طے پایا جس کے ذریعے شراکت داری ختم کر دی گئی اور اس بات پر اتفاق کیا گیا کہ واجبات ایک ماہ کے اندر طے کر لیے جائیں گے۔ اب اس معاہدے پر چندی گڑھ عدالت کے علاقائی اختیارِ سماعت سے باہر عمل درآمد کیا گیا۔ جب تک اس معاہدے کو کالعدم قرار نہیں دیا جاتا تب تک چندی گڑھ عدالت کا شراکت داری کو ختم کرنے اور کھاتوں کی حوالگی کے لیے دعویٰ دائر کرنے کا کوئی سوال ہی نہیں ہے۔ مدعی محض یہ کہہ کر معاہدے کو ختم نہیں کر سکتا کہ یہ ایک کالعدم دستاویز ہے۔ وہ یہ الزام لگا کر مواد کو روک نہیں سکتا کہ دستاویز

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

قانون میں کارآمد نہیں ہے اور اس لیے اسے نظرانداز کیا جانا چاہیے۔ اگر مدعی کا معاملہ ہے کہ یہ دستاویز دھوکہ دہی یا مادی حقائق کو دبا کر غلط بیانی سے حاصل کی گئی تھی یا اسی طرح کی کسی اور وجہ سے اسے عدالت کے ذریعے معاہدہ الگ کرنا ہوگا اور جب تک کہ وہ ایسا نہ کرے وہ معاہدے کے پیچھے نہیں جا سکتا، اسے ایک کالعدم دستاویز کے طور پر نظرانداز کریں اور شراکت داری کو ختم کرنے اور کھاتوں کی حوالگی کے لیے مقدمہ دائر کرنے کے لیے آگے بڑھیں۔ یہ مدعی کی مرضی کا معاملہ نہیں ہے کہ وہ دستاویز کو کالعدم قرار دیتے ہوئے اسے نظرانداز کرے اور کسی مجاز عدالت کے ذریعے اسے کالعدم قرار دیے بغیر اسے مکمل طور پر نظرانداز کرنے کے لیے آگے بڑھے۔ اس لیے ہمیں یہ واضح نظر آتا ہے کہ بنائے نالش کا کوئی حصہ چندی گڑھ عدالت کے علاقائی اختیارِ سماعت میں پیدا نہیں ہوا۔

اگلا سوال یہ ہے کہ کیا عرضی دعوی کے پیرا گراف 7 میں زائد کسی چیز کے بغیر بیان چندی گڑھ عدالت کو دائرہ اختیار دے سکتا ہے؟ پیرا گراف 7 اس طرح پڑھتا ہے:

> "7. کہ مدعی خود چندی گڑھ سے فرم کا کاروبار کر رہا تھا اور اس سلسلے میں کاروبار کے انعقاد کے لیے ضروری تمام کارروائیوں میں مصروف تھا۔ درحقیقت، فرم کا مرکزی دفتر بمبئی میں تھا جہاں فرم رجسٹرڈ تھی۔ فیکٹری/پلانٹ مندسور میں واقع تھا۔ چندی گڑھ میسرز راجا رام اور برادران فرم کے برانچ آفس میں سے ایک تھا۔ صرف یہی نہیں، فرم کی طرف سے چھپی ہوئی اسٹیشنری سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ چندی گڑھ فرم کا برانچ آفس ہے۔ اسٹیشنری کا استعمال سال 1974 سے مسلسل کیا جا رہا ہے۔"

بیان میں یہ نہیں کہا گیا ہے کہ مدعا علیہان میں سے کوئی بھی چندی گڑھ میں کاروبار کرنے میں ملوث تھا۔ مدعی کافی مبہم ہے کہ وہ کس قسم کی کاروباری سرگرمی کر رہا تھا۔ وہ یہ بھی نہیں بتاتے کہ یہ دوسرے شراکت داروں کی رضامندی سے تھا یا خود ان کی رضامندی سے۔ اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ہے کہ چندی گڑھ میں برانچ کھولنے کی اطلاع رجسٹرار آف فرمز کو شراکت داری ایکٹ کی دفعہ 61 کے مطابق دی گئی تھی۔ اسٹیشنری کی پرنٹنگ نہ تو یہاں ہے اور نہ ہی وہاں۔ یہ مدعیوں کا کہنا نہیں ہے کہ چندی گڑھ میں کاروبار کے سلسلے میں کھاتے رکھے گئے تھے۔ محض گنجا الزام کہ اس کا چندی گڑھ میں فرم کا برانچ آفس تھا، اس وقت تک دائرہ اختیار فراہم نہیں کرے گا جب تک کہ یہ ظاہر نہ ہو کہ بنائے نالش ایک حصہ اس عدالت کے علاقائی اختیارِ سماعت میں پیدا ہوا ہے۔ مدعا علیہان میں سے

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کوئی بھی چنڈی گڑھ میں نہیں رہ رہا تھا یا چنڈی گڑھ میں کوئی کاروبار نہیں کر رہا تھا اور اس لیے ہم سمجھتے ہیں کہ فاضل سنگل جج نے جو نظریہ اختیار کیا وہ درست تھا۔

نتیجے میں، ہم اس درخواست میں کوئی قابلیت نہیں دیکھتے اور اخراجات کے ساتھ اسے مسترد کرتے ہیں۔ اخراجات کی رقم 10,000 روپے مقرر کی گئی ہے، جو ایک ہی سیٹ میں ادا کی جائے گی۔

درخواست مسترد کر دی گئی۔